



سوال

(347) شدید غصے میں طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا اپنی بیوی سے ساتھ چھکڑا ہو گیا اور اختلاف اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ میں نے اپنی بیوی کو ڈرانے کے لیے یہ کہہ دیا کہ اگر تو خاموش نہ ہوئی تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ لیکن یہ کہنے کے باوجود بھی وہ خاموش نہ ہوئی تو شدید غصے کی حالت میں مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا میں ہوش کھو بیٹھا اور ناچاہتے ہوئے بھی میں نے اسے طلاق دے دی اور پھر اس کے بعد مجھے ندامت ہوئی میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ آیا میری بیوی کو طلاق ہوگی ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولاً میں اپنے اس سائل اور دیگر مسلمان بھائیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ غصہ نہ کریں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت فرمائی ہے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَغْضَبُ "غصہ نہ کر۔"

اس نے کئی بار اپنی بات دہرائی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں صرف یہی فرمایا کہ غصہ نہ کر۔ (بخاری 6116 - کتاب الادب باب الخلد من الغضب)

اور غصہ ایسا انگارہ ہے کہ جسے شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں ڈال دیتا ہے حتیٰ کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں رگیں پھول جاتی ہیں اور اس سے ایسے اقوال و افعال صادر ہونے لگتے ہیں جن کا وہ ارادہ نہیں رکھتا۔ لہذا آدمی کو چاہیے کہ وہ اطمینان و سکون لازم پکڑے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ جس وقت آپ نے طلاق دی تھی تو آپ کو (شدید غصے کی وجہ سے) علم ہی نہیں تھا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو یقیناً پھر طلاق واقع نہیں ہو گی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لا طلاق فی غلق"

"اغلق" (یعنی عقل پر پردی ڈال دینے والے شدید غصے) میں طلاق نہیں ہوتی۔ (حسن صحیح ابو داؤد 1919 - کتاب الطلاق باب فی الطلاق علی غلط ارواء 2047 - ابو داؤد 2193 - احمد 276/6 - بخاری فی التاريخ الکبیر 171/1 - ابن ماجہ 2046 - کتاب الطلاق باب طلاق المرء والناسی مستدرک حاکم 198/2 - کتاب الطلاق باب لا طلاق والا عتاق اغلق بیہقی 357/7 - کتاب الطلاق باب ما جاء فی طلاق المرء ابن ابی شیبہ 49/5 دارقطنی 36/4 - ابویعلیٰ 421/7 - امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس



روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے) (شیخ ابن عثیمین)

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے غصے کی حالت میں طلاق کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا۔

غصے کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے کیونکہ طلاق (محبت میں نہیں بلکہ) غصے کی حالت میں ہی ہوتی ہے البتہ اگر (غصہ اتنا شدید ہو کہ) وہ غصے کی وجہ سے تمیز و عقل کھو بیٹھے تو وہ مجنون (یعنی پاگل) کے حکم میں ہوگا اور صحیح قول کے مطابق اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (شیخ عبدالرحمن سعدی)

شیخ صالح فوزان حافظہ اللہ نے اس طرح کے سوال کے متعلق فرمایا ہے۔

جب انسان کی غصے کی حالت اس حد تک پہنچ جائے کہ اس کا شعور ختم ہو جائے اور وہ یادداشت کھو بیٹھے اس طرح کہ نہ وہ کچھ جان سکتا ہو اور نہ ہی کچھ تصور کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں نہ اس کے اقوال کا کوئی اعتبار ہے اور نہ ہی طلاق وغیرہ ہوگا۔ (شیخ صالح فوزان)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 430

محدث فتویٰ